شگفتہ پروین☆

شیخ علی بن حسام الدین متقی ہندی اور کنز العمال

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کے مولف امام کبیر شیخ المشائخ، محدث اعظم، علی بن حسام بن عبدالمالک بن قاضی خان، متقی جونپوری الاصل برہان پور کی پیدائش ۱۴۸۰ھ/۸۸۵ء میں برہان پور (دکن) میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد صوفی منش انسان تھے۔ انہوں نے آپ کی تربیت اسلامی طریقے سے کی، اس طرح علی متقی عفت وعبادت کی گود میں پروان چڑھے۔ آٹھ سال کی عمر میں ان کے والد صاحب انہیں لے کر شیخ بہاؤالدین (شاہ باجن چشتی) کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اس وقت برہان پور میں مقیم تھے۔ اور شیخ نے علی متقی کو اسی عمر میں بیعت فرما کر حلقہ ارادت میں داخل فرمالیا۔ اس واقعے کے چند دن بعد آپ کے والد نے وفات پائی۔ والد بزرگوار کی وفات کے بعد شیخ متقی نے امراو سلاطین کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ نوجوانی کے زمانے میں بہ مقام مندو ایک بادشاہ کی ملازمت کی۔ اسی اثنا میں شیخ صاحب کی طبیعت میں تبدیلی واقع ہوئی اور وہ دنیاوی امور چھوڑ کر شیخ عبدالحکیم ابن شاہ باجن کی خدمت میں پہنچے اور سلوک کے مراحل طے فرمائے۔ انہوں نے علی متقی کو سلسلہ چشتیہ میں خرقۂ خلافت عطا فرمایا، مزید پختگی کی خاطر شیخ نے دوسرے شیوخ کی تلاش میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ بالآخر ملتان پہنچ کر شیخ حسام الدین متقی کی خدمت میں حاضر ہو کر مدت تک ظاہری وباطنی فیوض حاصل کرتے رہے۔ (۱)

علی متقی نے شیخ حسام الدین متقی سے دو سال تک تفسیر بیضاوی اور دیگر کتب پڑھیں (اسی نسبت سے انہیں المتقی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا باقی ماندہ حصہ بہادر شاہ کے عہد میں

☆استاد گورنمنٹ صادق گرلز ڈگری کالج۔ بھاولپور

احمد آباد (ہندوستان) میں گزارا۔ بعدازاں ۹۵۳ھ/۱۵۴۴ء میں آپ حجاز مقدس روانہ ہو گئے اور مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہوئے اور وہاں تقریباً پینتیس برس تک قیام پذیر رہے۔(۲)

نام ور علما محدثین اور صوفیا کی خدمت میں حاضری

مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کے دوران علی متقی نے محمد بن محمد سخاوی، ابوالحسن بکری رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر المکی سے علم حدیث حاصل کیا اور اس علم میں سند مان لیے گئے بہ حیثیت محدث، شیخ متقی کس قدر ممتاز تھے۔ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ ان کے استاد ابن حجر مکی خود ان کے شاگرد بن گئے۔ شیخ علی متقی کے زہد و تقویٰ، ذکر و فکر، علم و فضل اور اتباع سنت نبوی ﷺ کی وجہ سے بے شمار لوگ ان کے مرید ہو گئے۔ انہوں نے ایک برگزیدہ ولی اور متبحر عالم کی حیثیت سے تقریباً نوے برس کی عمر میں بہ مقام مکہ مکرمہ ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء میں انتقال فرمایا۔(۳)

مسافر خانے کی تعمیر

مکہ پہنچ کر "سوق الیل" میں ایک کشادہ مسافر خانہ تعمیر فرمایا، جس میں سندھ سے آئے ہوئے مسافر قیام فرماتے تھے۔ اس طرح شیخ مسافروں کی کفالت بھی فرماتے تھے اور ان کی مالی امداد بھی کرتے۔ سلطان محمود شاہ کی طرف سے ایک بڑی جاگیر مسافر خانے کے لیے وقف کر دی گئی جو شیخ متقی اور ان کے متعلقین کے لیے کافی تھی۔ محمود شاہ نے سلطان سلیمان بن سلیم بن بایزید بن محمد رومی کو شیخ کے متعلق خط تحریر کیا اور وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ سے دعا کی درخواست کی اس طرح شیخ علی متقی کو مکہ مکرمہ میں بہت جلد شہرت حاصل ہو گئی۔(۴)

اساتذہ و شیوخ

شیخ علی متقی ہندیؒ نامور اور قابل اساتذہ کے علم اور تجربے سے فیض یاب ہوئے اور ایک عالم کو اطاعات، ریاضات اور مجاہدات کے انوار سے منور کیا، دینی علوم کی اشاعت معارف کی فیض رسانی سے دنیا کو مستفید فرمایا۔ آپ کے اساتذہ و شیوخ کا تعارف درج ذیل ہے۔

شیخ بہاء الدین (شاہ باجن چشتی) (م ۹۱۲ھ/۱۵۰۶ء)

شیخ ابن حجر ہیثمی مکی (م ۹۷۳ھ/۱۵۳۰ء)

علامہ سخاوی مصریؒ (م ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ء)

شیخ علی متقی کے تلامذہ

۱۔ شیخ محمد طاہر محدث پٹنی: م: ۹۸۶ھ ۱۵۷۸ء

آپؒ کا شمار شیخ علی متقی کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ شیخ طاہر پٹن ضلع گجرات میں ۹۱۲ھ/ ۱۵۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے رد بدعت کی کوشش میں شہادت پائی۔

شیخ طاہر کی مشہور تصانیف میں مجمع بحار الانوار ہے جسے صحاح ستہ کی شرح سمجھنا چاہئے۔ شیخ صاحب کی یہ تصنیف ہندوستان سے تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب فائق زمخشری اور نہایہ ابن اثیر کی جامع ہے۔ شیخ مرحوم نے علم حدیث کی نہایت قابل قدر خدمت کی۔ راویان علم حدیث کے اسما کی حرکات کا ضبط نہایت ضروری ہے اس کے متعلق ایک کتاب بہ نام مغنی فی اسماء الرجال بھی لکھی جو دہلی میں تقریب التہذیب کے ساتھ مکرر چھپ چکی ہے۔ (۶)

شیخ طاہر کی دو کتابیں موضوع احدیث کے متعلق ہیں۔ تذکرہ الموضوعات در بیان احا دیث موضوعہ اور قانون الموضوعات فی ذکر الضعفاء والوضاعین، المغنی فی الضعفاء۔

شیخ طاہر پٹنی کی تصنیفات کے مطالعے سے ان کی طبعیت میں تقلید وجمود کے برعکس تحقیق اور اتباع سنت کا رجحان عیاں ہوتا ہے۔ موصوف کی طبیعت میں اتباع حدیث کا رجحان غالب نظر آتا ہے۔ (۷)

۲۔ شیخ عبدالوہاب متقی: م ۱۰۰۱ھ ۱۵۹۲ء

۳۔ شیخ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی/ م ۹۹۴ھ ۱۵۸۲ء

۱۔ المناسک الصغیر: اس کتاب کی شرح نور اللہ علی بن سلطان محمد القادری الہروی (م ۱۰۱۴ھ) نے کی۔ اس کا نام المسلک المتقسط فی السند المتوسط رکھا۔ یہ کتاب مناسک حج سے متعلق ایک مختصر سی کتاب ہے جس کا مخطوطہ برلن کی لائبریری میں موجود ہے۔

۲۔ منسک صغیر۔ اس کتاب کی شرح بھی نو ار اللہ علی بن سلطان لکھی۔ جس کا نام ہدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک رکھا گیا۔

۳۔ المناسک الکبیر: بھی آپ نے لکھی ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی شرح نام ور عالم دین ملا علی قاری م ۱۰۱۵ھ/ ۱۶۰۵ء نے لکھی ہے۔

۳-تنزیۃ الشریعۃ عین الاحادیث موضوعہ-(۸)

۴-شیخ عبداللہ بن سعد اللہ سندھی (م۹۸۴ھ /۱۵۷۶ء)

آپ بھی شیخ علی متقی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں-اپنے استاد علی متقی کے ساتھ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے-ان کے معاصرین میں حدیث وتفسیر میں کوئی بھی ان کے ہم پلہ نہ تھا-انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی وفات پائی-

شیخ عبداللہ نے مشکوٰۃ المصابیح بہت تفصیلی حواشی کے ساتھ مرتب کی،جس میں احکامات فقہ حنفی کی روشنی میں ذکر کیے گئے ہیں-

۲-جمع المناسک ونفع الناسک:۹۵۰ھ/۱۴۹۹ء

۳-حاشیہ برعوارف المعارف السہر وردی (۹)

۵-شیخ محمد بن فضل اللہ برہان پوری (م۱۰۳۰ھ /۱۶۲۰ء)

محمد بن فضل اللہ التحفۃ المرسلہ الی النبی ﷺ نے بڑی شہرت پائی-اس کی کم ازکم تین شرحیں لکھی گئیں-شیخ محمد بن فضل اللہ نے بھی اپنی شاہ کار تصنیف التحفۃ المرسلہ کی شرح ''الحقیقت الموافق الشریعت کے عنوان سے لکھی ہے-اس کی ایک نقل Asiatic Society بنگال کے کتب خانے میں موجود ہے-(۱۰)

شیخ علی متقیؒ کی تصنیف وتالیف کا آغاز

شیخ علی متقی کی تصنیف کا دائرہ خاصا وسیع ہے،تفسیر،حدیث اور تصوف اُن کے خاص موضوع رہے ہیں-

موصوف دیار ہند کے کثیر التصانیف علما میں سے ہیں-آپ نے بہت سی کتابیں اور رسائل تصنیف کیے،جن کا مجموعہ صغیر وکبیر عربی وفارسی،سو کتاب سے متجاوز ہے-لیکن سب سے بڑی اور مفید تر تصنیف کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ہے-جس میں آپ نے شیخ جلال الدین سیوطی کی کتاب جامع صغیر اور جامع کبیر یعنی جمع الجوامع اور زوائد اکمال کو جن میں احادیث کو حروف تہجی پر جمع کیا گیا تھا اور تمام احادیث قولی وفعلی آں حضرت ﷺ کے احاطے کا دعویٰ کیا گیا ہے،تبویب فرمائی اور انہیں ابواب فقیہ پر ترتیب دیا-روایات کو منتخب کر کے اکثر مکررات کو حذف کر کے ایک مرتب ومنقح کتاب چار جلد میں تیار کی-(۱۱)

کنز العمال کے مخطوطات بانکی پور، ۴۲۷، نور عثمانی، ۱۱۹۹، آصفیہ ا :۶۶۰ میں موجود ہیں۔(۱۲)

شیخ علی متقیؒ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

ا۔تبیین الطریق :احمد آباد میں اپنے قیام کے دوران شیخ علی متقی ہندی کوتبیین الطریق کی تصنیف وتالیف کا خیال آیا۔ یہ رسالہ شیخ موصوف کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جوتصوف کے بارے میں ہے۔

۲۔مجموعہ حکم کبیر: یہ علی متقی کی دوسری تصنیف ہے جو بہت جامع کتاب ہے۔جو کچھ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے۔اس کا یہ خلاصہ ہےاورآیات واحادیث اوراقوال مشائخ کی جامع ہے۔

۳۔تلخیص البیان فی علامات مہدی آخرالزمان: شیخ علی متقی کی یہ تصنیف ان احادیث کا مجموعہ ہے جومہدی منتظر کے بارے میں ہیں۔ یہ کتاب سید محمد جون پوری (متوفی ۹۱۰ھ۔ ۱۵۰۴ء) کے معتقدین کی ہدایت کے خیال سے لکھی گئی سید محمد جون پوری نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور تیرہ ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمے میں مصنف نے یہ واضح کر دیا ہے کہ سید محمد جون پوری مہدی نہیں تھے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علی متقی،سید محمد جون پوری کوولی تو مانتے تھے ساتھ ہی انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کردیا ہے۔کہ بعض اوقات ولی فاش غلطی کر جاتے ہیں اورصرف انبیاء ہی خطا سے مبرا ہوتے ہیں (۱۳)

۴۔شؤن المنزلات :علی متقی کی یہ تصنیف قرآن مجید کی تفسیر ہے جس میں انہوں نے آیات قرآنی کے سبب وشان نزول کا تذکرہ کیا ہے۔جومستنداورمسلم قرار دیئے گئے ہیں اس کے ساتھ ہی شیخ متقی نے بعض الفاظ اور جملوں کی نحوی اورلسانیاتی توضیحات بھی کی ہیں اوراس موضع پر سند کا درجہ رکھنے والوں کے حوالے دیئے ہیں۔اس کتاب میں آیات کی تشریح کی گئی ہے،جس کی مستند توضیحات موجود ہیں اورجن کے سبب نزول کی بھی وضاحت کردی گئی ہے۔(۱۴)

۵۔جوامع الکلم فی المواعظ والحکم :علی متقی کی یہ کتاب اخلاقی اقوال کا مجموعہ ہے۔ان کا بیان ہے کہ اس کتاب کے تین ہزار کے قریب نصائح جمع کیے گئے ہیں جن مین پانچ سو ایسے اقتباسات ہیں جوقرآن پاک سے لئے گئے ہیں اور پانچ سو تضمینات ہیں جواحادیث سے ماخوذ ہیں۔اختصار کے پیش نظران کے ساتھ بہ طورتمہید ہم معنی تشریحی فقرے بھی لکھے گئے ہیں۔تین سو اقوال ابوعطاء سکندری (م ۷۰۹ھ) کے،اورایک سواقوال ان کے شاگرد کے ہیں۔ یہ تمام مواد

مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق کوئی اسی ابواب کے تحت حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ مثلاً باب فی الا ایمان اور باب فی الاحسان وغیرہ۔نوعیت کے اعتبار سے علی متقی کی یہ کتاب اپنے اندر صرف ان لوگوں کے لیے دل چسپی کا سامان رکھتی ہے جو حافظ، مفسر یا محدث ہیں اور تصوف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔(۱۵)

۶۔منہج العمال فی سنن الاقوال: شیخ علی متقی نے جلال الدین سیوطی کی مشہور و معروف تصنیف الجامع الصغیر کا خلاصہ تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے ابواب فقہ کے مطابق جامع الصغیر اور الزیادۃ کی احادیث حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کی ہیں۔منہاج العمال کی ایک شرح بانکی پور (ہندوستان) کی Orient Library میں محفوظ ہے۔

۷۔اکمال منہاج العمال: یہ منہاج العمال کا ایک ضمیمہ ہے۔شیخ متقی نے جمع الجوامع کی باقی ماندہ قولی احادیث مرتب کر کے اس کا نام اکمال منہاج العمال رکھا ہے۔

۸۔غایۃ العمال فی سنن الاقوال: اس کتاب میں پہلے منہاج العمال اور اکمال منہاج، دونوں کتابوں کی احادیث جمع کردی گئی ہیں۔بعدازاں انہوں نے دونوں مجموعوں کو ایک کتاب کی شکل دے دی اور اس کا نام غایۃ العمال فی سنن الاقوال رکھا گیا۔

۹۔المستدرک الاقوال: اس کتاب میں علی متقی نے جامع الجوامع کی احادیث فعلیہ ابوب فقہ کے مطابق مرتب کی ہیں۔

۱۰۔منتخب کنز العمال: یہ کتاب کنز العمال کا خلاصہ ہے۔اس کتاب پر ایک گم نام مصنف نے بہت ضخیم شرح جو چار جلدوں پر مشتمل ہے مسلم الانوار کے نام سے لکھی تھی، جو بانکی پور ہندوستان کے کتب خانے میں موجود ہے۔

۱۱۔شرح شمائل النبی ﷺ: یہ جامع ترمذی کی شمائل النبی ﷺ کی شرح ہے۔اس کا ایک مخطوطہ کتب خانہ دارالعلوم پشاور میں موجود ہے۔

۱۲۔المنہج التام فی تبویب الحکم: یہ النووی کی مصباح الظلم کی شرح ہے۔(۱۶)

۱۳۔مختصر النہایۃ: الجوہری کی لغت احادیث پر مشہور کتاب النہایۃ فی غریب الحدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۴۔العنوان فی سلوک النسوان

۱۵۔البرہان الجلی فی معرفۃ الولی

۱۶۔ھدایۃ ربی عند فقط المربی

۱۷۔المواھب العلیہ فی جمع الحکم القرانیہ والحدیثیہ

۱۸۔الفصول شرح جامع الاصول: مخطوطہ خدا بخش اور ینٹل پبلک لائبریری میں موجود ہے۔

۱۹۔ارشاد العرفان وعبارۃ الایمان

۲۰۔النہج الاتم فی ترتیب الحکم

۲۱۔الوسیلۃ الفاخرہ فی سلطنۃ الدنیا والآخرۃ

۲۲۔الرق المرقوم فی غایات العلوم

۲۳۔تلقین الطریق فی السلوک لما الھمہ اللہ سبحانہ

۲۴۔نعم المعیار المقیاس لمعرفۃ مراتب الناس

۲۵۔غایت الکمال فی بیان افضل الاعمال در ابطال دعویٰ سید محمد ابن یوسف جون پوری

شیخ علی متقی کی احادیث نبوی ﷺ سے تعلق ووابستگی

حدیث نبوی ﷺ سے تعلق خاطر اور وابستگی کا یہ عالم تھا کہ شیخ علی متقی درس وتدریس اور سنن واحادیث کی طلب اور جست جو میں ہر وقت مصروف عمل رہتے۔آپ کا حدیث نبوی ﷺ سے قلبی تعلق یہاں تک تھا کہ آخری وقت میں بھی جب تقاضہ کے تحت چلنا پھرنا اور حرکت کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے حدیث کا مطالعہ ترک نہیں کیا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال افعال سے شیخ متقی کو یہاں تک شغف تھا کہ وفات سے چند لمحے قبل حکم کیا تھا کہ تا دم آخر کتب حدیث کا مطالعہ جاری رکھنا اور حدیث کی کتابوں کو ہمارے سامنے سے نہ اُٹھانا۔لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ آپ کا دم آخر ہے۔شیخ متقی نے فرمایا جب تک ہماری انگشت شہادت کو موافق حرکت ذکر کے متحرک دیکھو تو یہی جانو کہ ابھی تک روح قالب میں ہے۔جب حرکت سے باز آجائے تو جان لو کہ روح قبض ہو گئی، چناں چہ ایسا ہی ہوا۔(۱۷)

خواب میں زیارت رسول ﷺ

شیخ علی متقی بہت پارسا اور عبادت گزار انسان تھے۔ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ اس دور میں انسانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم ہو

پھر عرض کیا دوسرا؟ جواب ملا ہند میں محمد بن طاہر ہے۔ (یہ شیخ متقی کے شاگرد تھے) اسی رات علی متقی کے شاگرد شیخ عبدالوہاب نے بھی وہی خواب دیکھا۔ وہ اپنا یہ خواب شیخ متقی کو سنانے کے لیے آئے تو شیخ نے ان کے اظہار سے پہلے فرمادیا کہ جو خوب تم نے دیکھا ہے اسی طرح میں نے دیکھا ہے۔ یہ ماہِ رمضان کی ستائیسویں شب تھی۔ (۱۸)

شیخ علی متقی کا علمی مقام ومرتبہ

ایام جوانی میں ہی شیخ علی متقی کو اللہ کی عنائیت وہدایت کے جذبے نے اپنی طرف مائل کرلیا شیخ حسام الدین متقی کی صحبت بابرکت کی بدولت سلوک طریقت، تقوی وپرہیزگاری کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے شیخ نورالدین ابوالحسن علی الحسن شاذلی سے سلسلہ شاذلیہ کا اور شیخ ابومدین شعیب مغربی سے سلسلہ مدنیہ کا خرقہ حاصل کیا پھر وہیں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگئے اور تمام دنیا کو اپنے انوار اطاعت ومجاہدات اور علمی وعملی فیوضات سے مستفیض کیا۔ نیز علم حدیث میں آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، جن کا ذکر ماقبل میں ہم کرچکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے، کہ شیخ علی متقی کی خدمات تصنیف وتالیف دیکھ کر عقل حیران ہوتی ہے اور یقین کہتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق وبرکت ہے جو وہ اس بلند درجے پر پہنچے۔

علی متقی نے شیخ جلال الدین سیوطی کی کتاب جمع الجوامع کی احادیث کو حروف تہجی کے تحت جمع کرکے تمام اقوال وافعال حضور کو مسائل فقیہ کے طریقے پر باب وار لکھا ہے ان کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کتنا کام کیا ہے؟ اور کس خوبی سے انجام دیا ہے۔ نیز آپ نے ان کتب میں سے احادیث مکرر کو چھانٹ کر اس کا انتخاب علیحدہ مرتب کیا ہے۔

شیخ علی متقی اپنی زندگی کے آخری ایام تک کتب احادیث کی تصیح میں مشغول رہے۔ جسمانی طور پر کافی کم زور ہوگئے تھے۔ اور زیادہ حرکت نہیں کرسکتے تھے تاہم اپنا کام نہیں چھوڑتے تھے استنباط ودقائق اور فہم معانی میں ایسے ماہر تھے کہ مکہ معظمہ کے اس وقت کے بڑے بڑے علما آپ کی تعریف وتحسین کرتے تھے۔

شیخ ابن حجر جو اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے وہ پہلے شیخ علی کے استاد بھی تھے۔ لیکن اگر ان کو کسی حدیث کے معنی میں اشکال ہوتا تو آپ سے کسی شخص کے ذریعے سے دریافت کیا کرتے تھے کہ اس حدیث کو جمع الجوامع کے کس باب میں آپ نے مدون کیا ہے۔

شیخ ابن حجر نے اپنے آپ کو بہت مرتبہ شیخ علی کا شاگرد حقیقی کہا ہے۔ مکہ معظمہ کے دیگر مشائخ کرام اور علما بھی آپ کے کمالات اور ولایت کے معترف تھے اور آپ کی تکریم و تعظیم میں متفق تھے، چناں چہ آج تک وہاں کے خاص وعام لوگ شیخ علی متقی کو اس طرح یاد کرتے ہیں۔ جس طرح دیگر مشائخ سلف کو یاد کرتے ہیں۔(۱۹)

شیخ علی متقی فقہ، حدیث ولغت میں امام زمانہ تھے۔ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی ہمیشہ طلب رکھتے تھے۔ زمانہ اقامت مکہ میں آپ کے تقویٰ وطہارت اور علوم ظاہری اور فیض باطنی کی شہرت دور ونزدیک ہر طرف پھیل گئی۔ عوام وخواص شیخ علی متقی کے فضائل و کمالات کا اعتراف کرنے لگے درس وتصنیف میں اس حد تک درجہ حاصل کیا کہ آپ کے اساتذہ اور بادشاہ وقت بھی آپ کی علمیت وفضلیت کے معترف ہوگئے۔

سلطان روم نے شیخ علی متقی کا وظیفہ مقرر کیا، علمائے ظاہر کو تالیف وتصنیف کتب اور نشر و اشاعت علوم کی جو توفیق وبرکت حاصل ہوئی ہے۔ اس کے قطع نظر شیخ علی کے ریاضے مجاہدے، کرامتیں، خوش اخلاقی، عہدہ اوصاف، آداب ظاہری وباطنی نے تقوی وپرہیزگاری وغیرہ جو کچھ بیان کی جاتی ہیں وہ آپ کے کمالات باطنی اور حالات حقیقی کی اولین دلیل ہے۔ جو وہ اس بلند درجے پر پہنچے۔

علی متقی کے علم وتقدس کی جہ سے نہ صرف اہل علم ان کا احترام کرتے تھے بل کہ عثمانی شہنشاہ اوّل محمود ثالث بھی ان کو عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔(۲۰)

شیخ علی متقی کے فضائل وخصائص

شیخ علی متقی کے علم وتقدس کے وجہ سے ان کے ہم عصر علما ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ کے استاد شیخ ابوالحسن البکری فرماتے تھے کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع کی صورت میں تمام عالم پر احسان کیا ہے اور شیخ علی متقی نے اس تصنیف کو فقہی ابواب پر مرتب کرکے کنز العمال کی صورت میں امام سیوطی پر احسان کیا ہے۔

حضرمی نے النور السافر میں لکھا ہے کہ شیخ علی متقی بڑے پارسا ومتقی اور بے حد عبادت گزار تھے۔ متعدد تصانیف فرمائیں۔ ان کی کرامات کا تذکرہ عام ہے۔ آپ کے شاگرد شیخ عبدالوہاب متقی نے شیخ علی متقی کی تصانیف کے بارے میں شیخ الامام صدیق بن حسن القنوجی لکھتے ہیں:

قد وقفت علی تو الیفه فوجو تها نافعة مفیدة ممتعة تا معة (۲۱)

میں آپ کی بعض تصانیف سے واقف ہوا تو ان کو نفع مند، مفید اور کامل کارآمد پایا

شیخ علی متقی کے شاگرد خلیفہ شیخ عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک عالی شان مکان دیکھا جو بہشت بریں کے طور پر انوار وانہار سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ اور شیخ علی متقی اس میں بیٹھے ہیں اس مکان کے صحن میں بعض چھوٹی اور بعض بڑی نہریں اور نالیاں (لبالب) بہہ رہی ہیں حضرت شیخ صاحب مرحوم نے مجھے ایک نہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جامع صغیر ہے اور ایک نالی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ فلاں رسالہ ہے۔ پھر دوسری نالی کی طرف کہ یہ فلاں رسالہ ہے۔ اس طرح اپنی کتابوں اور رسالوں کے نام لے کر ہر ایک کو نہر اور نالی سے معین کرتے تھے۔ (۲۲)

سید عبدالحیٔ نزھۃ الخواطر میں عبدالقادر ابن احمد فاکہی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیوخ عارفین اور علمائے عاملین میں سے کوئی ایک ان جیسا نہیں ہوا۔ مگر جس نے ان کے واردات سنے یا پڑھے برملا ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوا۔ شیخ علی متقی نے اپنے اوصاف کی بہ دولت مکہ مکرمہ میں انتہائی شہرت حاصل کی۔ جس طرح مشعر الحرام اور صفا ومروہ کی زیارت کے لئے باہر سے وفود آتے اسی طرح ان کی زیارت کے لئے آتے۔

شیخ علی متقی کے مناقب میں ایک واقعہ یہ ہے کہ کسی شخص نے مکہ معظمہ کے میں شیخ کے زمانہ حیات میں نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کون سا عمل کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوا! علی متقی کی پیروی کرو جو وہ کرے تم بھی کرو، یہ خواب اس امر کی دلیل ہے کہ شیخ علی متقی کا ہر عمل متابعت پر مشتمل تھا۔

شیخ علی عالم و پارسا اور زاہد تھے۔ آپ نہ صرف زمانے کے حسنات میں سے تھے بل کہ تقوے میں ہندوستان کا نکتہ عروج اور باعث شہرت تھے۔ ان کا تذکرہ تسویئے سے مستغنی اور ان کی مدحت بیان سے بالاتر ہے کہ ان کی تعظیم تو دلوں میں سمائی ہوئی ہے۔ (۲۳)

علمائے حرمین کی نظر میں شیخ علی متقی کا مقام

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی زاد المتقین میں رقم طراز ہیں:

اُس دور کے تمام اکابر و مشائخ مکہ حضرت شیخ علی متقی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں

آتے تھے وہ آپ کے فضل وکمال کہ معترف عظمت شان وجلالت قدر پر متفق تھے، اس زمانے میں حجاز کے عوام وخواص جس طرح مشائخ سلف کو یاد کرتے تھے، اسی طرح انہیں یاد کرتے اور ان کا نام لیتے تھے۔

تصنیف کتب واشاعت علوم سے قطع نظر جس کی توفیق وسعادت بعض علمائے ظاہر کو بھی ہوتی ہے مگر ریاضات مجاہدات، کرامات، محاسن اخلاق، قابل تعریف اوصاف، رسوخ اعمال وافعال واستقامت احوال، شریعت کی پیروی، سنت کی اتباع، ظاہری وباطنی آداب کی نگہداشت، ورع وتقوی میں کمال احتیاط کے جو واقعات شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں، وہ ان کے حقیقی احوال اور کمالات باطنی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔(۲۴)

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان اور علمی مقام ومرتبے کا اندازہ اس امر سے لگا جا سکتا ہے کہ آپ معاصرین اور علمائے متاخرین تمام کے تمام آپ کی عظمت اور بلند مقام کے قائل نظر آتے ہیں۔ علامہ عبدالقادر العیدروسی نے النور السافر من اخبار القران العاشر اور ابن العماد الحنبلی شذرات الذھب میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے۔

کان من العلماء العاملین و عباداللہ الصالحین علی جانب عظیم من الورع والتقوی والاجتھادورفض السویٰ،ولہ مصنفات عدیدہ وذکرو اعنہ اخبار احمیدہ رحمہ اللہ تعالیٰ(۲۵)

جب کہ علامہ الحیّ الحسنی نے نزھۃ الخواطر میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کو الشیخ الامام العالم الکبیر المحدث جیسے بلند القاب سے یاد کیا ہے۔(۲۶)

جب کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المتقین اور اخبار الاخیار میں آپ کے فضائل ومناقب، محاسن وکمالات، علمی مقام وجلالت شان کا بہت مفصل، مبسوط اور جامع تذکرہ کیا ہے۔

وفات

شیخ علی متقی ہندی نے تقریباً نوے برس کی عمر میں، سہ شنبہ جمادی الاول ۱۵۶۷ء ۹۷۵ھ مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ جنت المعلی میں دفن ہوئے۔ آپ کی قبر فضیل بن عیاض کی تربت کے

قریب ہے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ میری ۹۴۷ھ میں مکہ میں شیخ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ صاحب علیم و ورع تھے۔ آپ نے مجھے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف کا ایک نسخہ دکھایا۔ جو صرف ایک ورق پر لکھا ہوا تھا۔ اس کی ایک سطر میں ایک حزب کی چوتھائی تھی۔ (۲۷)

کنز العمال کا تجزیاتی مطالعہ

شیخ علی متقیؒ کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ ان کی تصنیف کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ہے۔ یہ کتاب نبی علیہ السلام کی قولی و عملی ہدایات پر مشتمل بے مثال مجموعہ ہے۔ ذخیرہ احادیث میں کنز العمال کی افادیت ہر دور میں مسلم رہی۔ اس کتاب سے امت نے بھرپور استفادہ کیا اور بعد کے دور کی ہر اہم کتاب میں کنز العمال کے حوالے نظر آتے ہیں۔

کنز العمال کا ماخذ

کنز العمال کا بنیادی ماخذ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف ''جمع الجوامع ہے جو علامہ سیوطیؒ کی اہم اور عظیم تالیفات میں سے ہے۔ یہ کتاب حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے۔ جمع الجوامع کو جامع کبیر کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

جمع الجوامع

علامہ سیوطی کی تصنیف جمع الجوامع کے متعلق قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز ۹۰۴ھ بہ مطابق ۱۴۹۸ء اور اختتام ۹۱۱ھ بہ مطابق ۱۵۰۵ء تک ہوا جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے۔ اس کے بعد اس کی ترتیب و تدوین کا کام جاری رہا۔ جمع الجوامع میں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ علیہ السلام کو حروف معجم پر مرتب کیا گیا ہے۔ جامع صغیر اور جامع کبیر (جمع الجوامع) علامہ سیوطی کی وہ واحد معجم ہے جو آج مسلمانوں میں متداول اور رواج پذیر ہیں۔

جمع الجوامع دو حصوں میں منقسم ہیں پہلے حصے میں قولی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اور دوسرے حصے میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے۔ وہ حدیث جو قول، فعل یا سبب پر مشتمل ہو ان احادیث کی ترتیب مسانید والی رکھی۔ مسانید صحابی میں سے پہلے عشرہ مبشرہ پھر باقی اصحاب پھر کنیتوں کی ترتیب اور اس کے بعد مبہمات اور عورتوں کی مسانید۔ بعد ازاں مرسل روایات بیان کی

ہیں۔علامہ سیوطی جمع الجوامع کے مقدمے میں فرماتے ہیں:

جمع الجوامع کی قولی حدیثوں کا حصہ جن میں ہر حدیث کے اول لفظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے احادیث کو نقل کیا گیا ہے، کام پایۂ تکمیل کو پہنچا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خالی تھیں یا قول وفعل دونوں کی جامع تھیں، یا سبب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، انھیں جمع کرنا شروع کیا تاکہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔(۲۸)

علامہ شیخ صالح عقیلی نے اپنی کتاب ''العلم الشامخ'' میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی بھی محدث رسول ﷺ کی تمام احادیث یک جا جمع کرنے کے درپے نہیں ہوا، یہ سعادت شانہ اللہ تعالی نے بعض متاخرین علماء کے لئے مقدر فرمائی تھی، اس نے یہ اعزاز وشرف علامہ جلال الدین سیوطی کو بخشا اور انہیں کو اس کا اہل بنایا۔جمع الجوامع میں حافظ سیوطی نے تمام احادیث نبوی ﷺ کے حصر واستیعاب کا ارادہ کیا ہے۔موصوف فرماتے ہیں:

قصدت فی جمع الجوامع الاحادیث النبویہ ﷺ باسرھا

یعنی تمام احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔(۲۹)

شیخ عبد القادر شاذلیؒ (التوفی ۹۳۵ھ) دیباچہ الجامع میں علامہ سیوطی سے روایت کرتے ہیں:

یقول اکثر ما یوجد علی وجہ الارض من الاحادیث النبویہ ﷺ القولیۃ والفعلیۃ مأتا الف حدیث ونیف فجمع المصنف منھا مأۃ الف حدیث فی ھذاالکتاب یعنی الجامع الکبیر (۳۰)

روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جو قولی اور فعلی حدیثیں پائی جاتی ہیں وہ دولاکھ سے متجاوز ہیں، علامہ سیوطیؒ نے ان میں سے ایک لاکھ حدیثیں اس کتاب یعنی جامع الجوامع میں جمع کی ہیں۔

مختلف اسلامی امور پر ساڑھے پانچ سو سے زائد کتب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی کی تمام تالیفات میں جمع الجوامع علمی شاہ کار کی حیثیت رکھتی ہے۔موصوف نے اس کے سوا اگر کوئی اور کتاب نہ لکھی ہوتی تو تنہا یہ ایک ہی کتاب ان کی شہرت و بقاء اور جلالت علمی کے لئے کافی تھی۔جمع الجوامع امت مسلمہ پر حافظ سیوطی کا بہت بڑا احسان ہے۔مسلمان آج اس معجم سے نبی

کریم علیہ السلام کے فرامین کو پہنچانتے ہیں۔ان کی تخریج کرنے والوں کو جانتے اور احادیث کے مرتبے ومقام کافی الجملہ علم حاصل کرتے ہیں۔

شیخ علی متقی کی تصنیف کنز العمال فی سنن القوال والافعال کا موضوع حدیث ہے۔جو دسویں صدی ہجری کی مقبول اور معتمد تصنیف ہے۔احادیث کے اس مبسوط، جامع اور واضح کتاب کو ہر دور میں مقبولیت اور شہرت حاصل رہی۔شیخ علی متقی ہندی نے ۹۵۷ھ مطابق ۱۵۵۰ء میں کنز العمال جیسی عظیم تصنیف مرتب کی۔جس سے صدیاں گزر جانے کے بعد بھی لوگ بھر پور مستفید ہو رہے ہیں۔

علامہ سیوطی کی جامع الجوامع کو پیش نظر رکھتے ہوئے شیخ علی متقی نے کنز العمال جیسی اہم کتاب ترتیب دی۔مصنف نے احادیث نبویہ علیہ السلام کی مختلف عنوانات کے تحت ابواب بندی کی ہے۔اور یہ ترتیب کتب فقہ کی ترتیب کے مطابق رکھی ہے۔اور ہر باب کے تحت اس سے متعلقہ احادیث درج کی ہیں۔شیخ علی متقی نے ابواب کی ترتیب حروف تہجی کے حساب سے کی ہے۔جیسے پہلا باب ایمان سے شروع ہوتا ہے، کتاب الایمان پھر اس کی فصول ہیں جن میں ایمان کی حقیقت ومجاز وغیرہ اور احکام درج ہیں۔اسی طرح سے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ اور کتاب الاذکار وغیرہ ہیں۔ان میں جو احادیث اسی بات سے تعلق رکھتی ہیں، شیخ صاحب نے انھیں درج کیا ہے لیکن یہ ضروری نہیں سمجھا کہ حدیث کا پہلا لفظ وہی ہو۔مثلاً باب الایمان میں:

الایمان ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و تؤمن بالجنۃ والنار والمیزان و تؤمن بالبعث بعد الموت و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ(۳۱)

باب الایمان میں بھی یہی روایت ہے:

آمرکم باربع و انھاکم عن اربع اعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و اقیموا الصلوٰۃ و اٰتو الزکوٰۃ و صوموا رمضان واعطوا الخمس من الغنائم، و انھکم عن اربع عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر (۳۲)

شیخ علی متقی جو روایت حروف تہجی کے تحت لاتے ہیں، کتاب میں مذکورہ رموز کے علاوہ اگر کسی اور کتاب سے ہو تو اس کا صریحا حوالہ دیتے ہیں اور جس صحابیؓ سے روایت ہو، ان کا نام بھی تحریر کرتے ہیں۔

مشتملات کتاب

علی متقی پہلے کتاب کا عنوان ، پھر باب اور اس کے ذیل میں چند فصلوں کا ذکر کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ مؤلف موصوف نے اس کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ مثلاً آغاز کتاب الایمان سے کیا گیا ہے۔ اور اختتام کتاب الیمین والنذر پر کیا گیا ہے اور ہر کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر کتاب الایمان میں پہلے باب میں ایمان کی تعریف و فضیلت اور ایمان بالقدر اور منافقین کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کتاب الایمان کے تحت دوسرا باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ہے۔ جس میں بدعت ، اسلام کی قلت وغربت اور اخلاق جاہلیت کی مذمت کے بارے میں متفرق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

حروف تہجی پر مشتمل کتب کے علاوہ کنز العمال کے آخر میں متفرق احادیث درج ہیں جو کسی بھی بات سے متعلق ہیں ۔صفوان بن معطل کی روایت کردہ وہ حدیث شامل ہے جس میں ''عرج'' کے مقام پر اس سانپ کے مرنے کا ذکر ہے جو دراصل جن تھا۔ اور ان نوجنوں میں سے آخری تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس قرآن سننے آتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کی وہ روایت بھی درج ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے قسم کھا کر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک اور حدیث کہ عربی کا عجمی سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ اور قتادہؓ کی وہ روایت جس میں بیان ہے کہ جنگوں میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کو مقابلے کے لئے نہیں للکارا جاتا تھا، ان متفرقات احادیث میں شامل ہے۔

کنز العمال میں حوالہ جات کے رموز

خ: الجامع الصحیح بخاری

م: الجامع الصحیح للمسلم

حب: الصحیح ابن حبان

ک: حاکم المستدرک

ض: ضیاء المقدسی المختارہ

د: سنن ابوداؤد

ہ: سنن ابن ماجہ

ط: مسند ابوداؤد طیالسی

حم: مسند امام احمد

عم: عبداللہبن احمد بن حنبل زوائد مسند

عب: مصنف عبدالرزاق

ش: مصنف ابن ابی شیبہ

ع: مسند ابویعلی

طب: طبرانی کبیر

طس: طبرانی اوسط

قط: الدارقطنی (سنن دارالقطنی کی سنن کے علاوہ کسی اور کتاب سے ہوتو مصنف اس کو بیان کردیتے ہیں)

حل: حلیۃ الاولیاء، ابی نعیم اصفہانی

ق: سنن الکبریٰ البیہقی۔ اگر بیہقی کے علاوہ کسی اور کتاب میں ہوتو بیان کردیتے ہیں۔

ھب: بیہقی، شعب الایمان

عق: یہ وہ روایات ہیں جن کو العقیلی نے کتاب الضعفاء میں روایت کیا ہے

عد: الکامل الضعفاء ابن عدی

خط: خطیب بغدادی نے اگر تاریخ کے علاوہ کسی اور کتاب میں روایت کیا ہے تو مؤلف اس کو بیان کردیتے ہیں۔

ک: تاریخ ابن عساکر

یہ چار کتابیں ضعیف ہیں:

۱۔ حکیم ترمذی کی نوادر الاصول

۲۔ امام حاکم کی تاریخ

۳۔ ابن جارود کی تاریخ

۴۔ الدیلمی کی مسند الفردوس

اگر ان کتابوں کی طرف کسی حدیث کی نسبت ہوتو شیخ علی متقی نے لفظ ضعیف لکھنے کی ضرورت

محسوس نہیں کی۔جب کسی روایت کا ابن جریر کی طرف مطلق حوالہ ہو تو اس سے ان کی کتاب ''تہذیب والآثار'' مراد ہوتی ہے۔ان کی تفصیل یا تاریخ سے روایت ہو تو مصنف اسے بیان کر دیتے ہیں.

ضعیف احادیث کا معاملہ

علامہ جلال الدین سیوطی نے ''تدریب الراوی'' اور حافظ سخاوی نے ''القول البدی فی صلوۃ علی الحبیب الشفیع'' میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ حدیث ضعیف فضائل کے باب میں تین شرائط سے مقبول ہوتی ہے۔

ا۔اس کا ضعیف ہونا شدید نہ ہو۔

۲۔اس کا مضمون شریعت کے اصول ثابتہ میں سے کسی اصل معمول بہ کے تحت داخل ہو۔

۳۔اس پر عمل کرتے ہوئے یقینی ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے تا کہ رسول ﷺ کی طرف سے کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

کنز العمال کی روایات میں صحیح حسن اور ضعیف ہر طرح کی روایات موجود ہیں۔البتہ علامہ متقی ہندی ان احادیث کی صحت یا ضعف کے بارے میں بیان کر دیتے ہیں۔مسند احمد کے حوالے سے جو احادیث ہیں ان میں اگر ضعیف بھی ہو تو وہ مقبول ہوتی ہے۔کیوں کہ وہ حسن سے قریب ہوتی ہے۔کنز العمال کی بعض احادیث پر سند کے لحاظ سے کلام ہے لیکن فضائل، وعظ اور امثال و عبر کے متعلق ضعیف احادیث بھی چند شرائط کے ساتھ علما کے نزدیک مقبول اور قابل عمل ہوتی ہیں۔(۴۴)

کنز العمال کے لکھنے کا مقصد اور احادیث کی تعداد

کنز العمال کی فہرست مضامین بھی بہت سہولت بخش ہے۔احادیث پر نمبر لگا دیے گئے ہیں۔کنز العمال میں چھیالیس ہزار چھ سو چوبیس احادیث شامل ہیں۔یاد رہے کہ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد صرف احادیث کا جمع کرنا ہے۔یہ حوالے تلاش کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے اور تمام مواد اکٹھا کر دیا گیا ہے۔اس کتاب میں ضعیف اور حتیٰ کہ موضوع احادیث تک موجود ہیں۔اس کتاب کا حوالہ دیتے وقت احکامات کو بہ طور استدلال پیش نہیں کیا جا سکتا۔اہل بدعت اپنی خواہش کے مطابق اس کتاب کو بہ طور دلیل پیش کرتے ہیں۔یہ ان کی جہالت اور علم حدیث

سے غفلت کی علامت ہے۔ مصنف نے تمام موضوع یا ضعیف روایات کی نشان دہی نہیں کی اور نہ ہی صحت روایت کا التزام کیا ہے۔ جب کہ کئی مقامات پر انھوں نے باطل اور جھوٹی روایات کی وضاحت بھی کر دی ہے۔

کنز العمال کا درجہ

علی متقی ہندی نے احادیث کی مختلف عنوانات کے تحت ابواب بندی کی ہے۔ جن کو مشتملات کتاب کے تحت بیان کر دیا گیا ہے۔ ہر باب کے تحت اس سے متعلقہ احادیث درج کی گئی ہیں۔

شیخ علی متقی نے علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی شہرہ آفاق کتاب ''جمع الجوامع'' جسے الجامع الکبیر اور جمع المسانید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، فقہی ابواب پر مرتب کیا۔ کنز العمال کی فقہی انداز میں تبویب وتدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

لكن عاريا عن فوائد جليلة (منها)ان من اراد ان يكشف منه حديثا وهو علم بمفهومه لايمكنه الا ان حفظ راس الحديث ان كانا قوليااوراسمراويه ان كان فعليا و من لا يكون كذالك تعسر عليه ذالك و منها ان من اراد يحفظ و يطلع علىٰ جميع احديث البيع مثلا و احاديث الصلوٰة او زكوٰة او غيرها لم يمكنه ذالك ايضا،الا اذا قلب جميع الكتاب ورقه ورقه وهذا ايضاعيسر جدا (۳۴)

لیکن (جمع الجوامع) اہم فوائد سے خالی تھی، من جملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اسے تلاش کرنے کا خواش مند ہو تو اس کے لئے اس متعلقہ حدیث کا نکالنا ممکن نہیں، ہاں اگر اسے اس حدیث قولی کا وہ کلمہ جس کی اسے تلاش ہے، یاد ہو، یا راوی کا نام، اگر وہ حدیث فعلی ہے تو اس کی تلاش مشکل نہیں اور جسے یاد نہ ہو اس کے لئے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔

ان ہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو چاہے کہ خرید وفروخت، نماز یا زکوۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لئے یہ ممکن نہیں مگر اس صورت میں کہ وہ (بالاستیعاب) پوری کتاب مکمل جلدوں کی ورق گردانی کرے۔ اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بنا پر شیخ علی متقی نے جمع الجوامع کے پہلے حصہ جامع صغیر کو ابواب فقہ پر مرتب کیا۔ اور اس کا نام منہج العمال فی سنن الاقوال رکھا۔ پھر ان دونوں کو یک جا کر کے غایۃ العمال فی سنن الاقوال سے موسوم کیا اور جب مؤلف موصوف نے کتاب کا ایک حصہ مکمل کر لیا تو جمع الجوامع کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا، مرتب کیا اور پوری کتاب کے ابواب کو جامع الاصول کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال الافعال' رکھا۔ ۹۵۷ھ مطابق ۱۵۵۰ء میں گویا پوری کتاب جمع الجوامع کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔

کنز العمال علمی مباحث پر مشتمل ہے۔ شیخ متقی ہندی کے الفاظ پر ضبط، غریب الفاظ کی تفسیر اور تصحیح اور اس کی فہرست الشیخ بکر حیاتی نے مرتب کی ہے۔ کنز العمال، غایۃ العمال اور مستدرک الاقوال کا مجموعہ ہے اور غایۃ العمال میں منہاج اور اکمال دونوں شامل ہیں۔ کنز العمال اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ پوری کتاب کو چند حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مؤلف نے ہر حصے کا نام کتاب رکھا ہے اور اسے حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔

شیخ متقی نے بیشتر مقررات کو حذف کیا، جس سے یہ کتاب نہایت درجہ واضح اور منقح کتاب بن گئی۔

کنز العمال کے بارے میں علما کے اقوال

حاجی خلیفہ

حاجی خلیفہؒ نے کشف الظنون میں علامہ سیوطی کی جمع الجوامع کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیخ متقی نے الجامع الکبیر کو اسی طرح مرتب فرمایا جس طرح جامع الصغیر کو مرتب کیا اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال رکھا۔ اس میں انھوں نے آئمہ حدیث کی مرتب کردہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے احادیث کو حاصل کیا۔ انہوں نے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع کیا اس سے زیادہ کسی نے جمع نہیں کیا (۳۵)

عبدالحق دہلوی

علامہ عبدالحق نے اخبار الاخبار میں لکھا ہے کہ شیخ کے استاد ابوالحسن بھکری مکیؒ اس کتاب کی

نسبت فرماتے ہیں:

علامہ سیوطیؒ کا سارے جہان پر احسان ہے اور علامہ متقی کا احسان علامہ سیوطی پر ہے۔(۳۶)

امام کتانیؒ

امام کتانی فرماتے ہیں: امام سیوطی کی جامع کبیر کا تکملہ جمع الجوامع ہے، اس میں انھوں نے تمام احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ علاوہ ازیں وہ تکمیل سے قبل انتقال فرما گئے، پھر اس کتاب کو علاء الدین متقی ہیدی نے فقہی ترتیب دی (۳۷)

احمد عبد الجواد

احمد عبد الجواد نے لکھا کہ ''امام سیوطی کی الجامع الکبیر احادیث نبویﷺ کا سب سے بڑا مجموعہ ہے۔ احادیث کا اتنا بڑا مجموعہ کہیں اور نہیں ہے۔ جس نے امام سیوطی کی جامع کا مطالعہ کرلیا گویا اس نے احادیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کرلیا۔(۳۸)

کنز العمال کا اردو ترجمہ

اب تک ذخیرہ احادیث کا یہ عظیم مجموعہ عربی زبان میں ہی تھا۔ اس کتاب سے براہ راست استفادہ بھی علماء تک ہی محدود تھا۔ مفتی محمد تقی عثانی نے کنز العمال کی ابتدائی احادیث کا خود ترجمہ کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے دعا بھی فرمائی۔ علما کی ایک جماعت کی کوششوں سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا جو آٹھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آ گیا اسے ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء میں دارالاشاعت کراچی نے شائع کیا۔

عالم اسلام میں کنز العمال کی شہرت و مقبولیت

شیخ علی متقی کے اس کام اور عظیم خدمت کی بناء پر احادیث نبویﷺ کے اس مبسوط، انتہائی اہم اور جامع ترین مجموعہ حدیث کو جسے کنز العمال کے نام سے جانا جاتا ہے، امت میں بے پناہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ احادیث نبویﷺ اور مدون کی گئی کتب میں اسے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتب حدیث میں اس کی عظمت واہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے۔ کتب حدیث میں شیخ علی متقی کے خلوص، دینی جذبے اور اس عظیم کام کی اہمیت نے اس کی شہرت و

مقبولیت کو چار چاند لگائے۔ کنز العمال اسلامی دنیا میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ پہلی مرتبہ ''مجلس دائرہ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن'' سے ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا وحید الزماں حیدر آبادی کی تصحیح سے شائع کی گئی۔ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں مطبع مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شیخ بکر حیاتی اور صفوۃ السقا کی تحقیق سے ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۸ء میں سولہ ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو چکی ہے۔ ندیم مرعشی اور اسامہ مرعشی نے کنز العمال کا انڈیکس المرشد الی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں تیار کیا تھا، جسے مؤسسۃ الرسالۃ بیروت نے شائع کیا۔

کنز العمال کا ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی تمام عالمی زبانوں میں ہونا چاہیے تاکہ لوگ احادیث کے اس مجموعے سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ (۳۹)

حوالہ جات

۱۔ محدث دہلوی، عبدالحق۔ اخبار الاخیار (اردو)۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ت۔ن: ص ۵۲۳

۲۔ اردو، دائرہ معارف اسلامیہ۔ دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء ج: ۱۸، ص ۵۰۵

۳۔ ایضاً

۴۔ عبدالحئ، فخر الدین الحسنی۔ نزہۃ الخواطر۔ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، الہند، الطبع الاولی، ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء: ج ۴، ص ۲۳۵

۵۔ سیالکوٹی، محمد ابراہیم۔ تاریخ اہل حدیث۔ مکتبہ الرحمن السلفیہ، سول لائن سرگودھا: ص: ۲۷۰

۶۔ محمد اسلم سیف۔ تحریک اہل حدیث۔ تاریخ کے آئینے میں۔ مکتبہ تعلیمات اسلامیہ، ماموں کانجن، فیصل آباد۔ طبع اول، دسمبر ۱۹۹۴، ص ۱۴۷

۷۔ نزہۃ الخواطر: ج ۴، ص ۱۱۲۔۱۱۳

۸۔ ایضاً: ج ۴، ص ۲۰۲۔۲۰۳

۹۔محمد اکرام شیخ۔رودکوثر۔ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۶ء:ص:۳۹۵۔۳۹۶

۱۰۔فقیر محمد جہلمی۔حدائق الحنفیہ۔مکتبہ حسن لاہور، طبع سوم، ۱۹۰۶ء:ص ۴۰۵

۱۱۔زبید احمد، ڈاکٹر۔عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ۔ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۹۱ء:ص ۲۸۱

۱۲۔ایضاً:ص ۲۸۱

13۔ G.M. zubaid ahmed, The Contribution of INDO-PAKISTAN to Arabic Litrature, from ancient Times to 1854SH. Mohammad Ashraf Kashmiri bazar Lahore, EDITION, 1960: Page: 55

۱۴۔ Ebid, page: 20

۱۵۔ Ebid, page: 99-100

۱۶۔فقیر محمد جہلمی. حدائق الحنفیہ. مکتبہ حسن، لاہور، طبع سوم، ۱۹۰۶ء: ص ۴۰۵۔۴۰۶

۱۷۔نزھۃ الخواطر: ج۴، ص ۲۳۹

۱۸۔اخبار الاخیار: ص ۵۲۴۔۵۲۵

۱۹۔ایضاً: ص ۵۲۵

۲۰۔القنوجی، صدیق بن حسن، ابجد العلوم۔المکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۲ء: ص ۲۷۰

۲۱۔تاریخ اہل حدیث: ص ۲۷۰

۲۲۔نزھۃ الخواطر: ج۴، ص ۲۴۰۔۲۴۲

۲۳۔اخبار الاخبار: ص ۵۲۵

۲۴۔الحنبلی، ابی الفلاح، عبدالحئی بن العماد (م ۱۰۸۰ھ)۔شذرات الذهب فی اخبار من ذهب۔المکتبۃ التجاری، بیروت (Shazrat-al-Dhahab، ص:۳۷۹۔۲۵ نزھۃ الخواطر: ج۴، ص ۲۳۴

۲۶۔تاریخ اہل حدیث: ص ۲۷۰۔۲۷۱

۲۷۔اخبار الاخیار (اردو): ص ۵۲۵

۲۸۔کنز العمال مقدمہ: ج۱، ص ۱۵

۲۹۔شائق، احسان۔ کنز العمال (اردو)۔دار الاشاعت، ایم۔اے جناح روڈ، کراچی، ستمبر ۲۰۰۹: ج۱، ص ۶۲

۳۰۔کنز العمال: ج۱، ص ۲۷، حدیث: ۱

۳۱۔ایضاً: ص ۲۸، حدیث ۷

۳۲۔ کنز العمال (اردو): ج۱،ص۴۵
۳۳۔ کنز العمال،مقدمہ: ج۱،ص۸
۳۴۔ حاجی خلیفہ،کاتب الجلبی۔علامہ،کشف الظنون۔دار الفکر،بیروت۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء:ج۱،ص۴۶۹
۳۵۔ اخبار الاخیار (اردو):ص۵۲۴
۳۶۔ الکتانی،محمد بن جعفر،م۱۳۴۵ھ۔الرسالۃ المستطرفۃ۔مطبعۃ دار الفکر دمشق، الطبعۃ الثالثۃ،۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء:ص۱۸۲۔۱۸۳
۳۷۔ السیوطی،جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر۔جامع الاحادیث،قسم الاقوال،الجامع الصغیر وزائدہ والجامع الکبیر،جمع وترتیب،احمد،عبد الجواد۔مکتب البحوث والدراسات فی دار الفکر،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء
۳۸۔ کنز العمال (اردو): ج۱،ص۶۴